ادبیات

غزل

(از جناب الّم مظفرنگری)

چمن کانٹے میں گلشن میں بیاباں دیکھنے والے
ابھی تو ہیں فریبِ حسنِ امکاں دیکھنے والے

تفاوت کو نیاز و ناز کے اچھی طرح سمجھیں
مرا دل بھی تو دیکھیں ان کا پیکاں دیکھنے والے

ہوئی مدت کہ محفل سے ہوئے رخصت وہ پروانے
جو تھے حسنِ مذاقِ شمع سوزاں دیکھنے والے

دکھا دوں اک چمن تجھ کو شکست رنگ و بو میں بھی
ٹھہر بربادیٔ بزمِ گلستاں دیکھنے والے

یہ اک افسانۂ جوشِ جنوں ہے خوں کے چھینٹوں میں
اسے پڑھ لے در و دیوارِ زنداں دیکھنے والے

سلیقے سے وہی گل پھاڑتے ہیں جیب و داماں کو
کبھی تھے جو مرا چاکِ گریباں دیکھنے والے

سمجھ لے تو نتیجہ عشرتِ محفل کا کیا ہوگا
ذرا بس شمع پروانے کو لرزاں دیکھنے والے

اصول اک یہ بھی ہے آہنگ سازِ بزمِ ہستی کا
نہو مایوس نغموں کو پریشاں دیکھنے والے

بڑھا لیتے ہیں اپنی وسعتوں کو بحرِ ہستی میں
وہ ساحل جو ہیں نبضِ موجِ طوفاں دیکھنے والے

مکان و لامکاں سے اس کی منزل اور آگے ہے
نہو حیراں ابھی معراجِ انساں دیکھنے والے

چمن بھی ہے یہاں فیضِ جنوں سے اور بیاباں بھی
ارے او کوچۂ چاکِ گریباں دیکھنے والے

مآلِ تابِ جلوہ اور کیا اس کے سوا ہوتا
نہو حیراں مری نظروں کو حیراں دیکھنے والے

اسی سے ہوگا اک دن جلوۂ صبحِ وطن پیدا
نہ گھبرا ظلمتِ شامِ غریباں دیکھنے والے

سمجھ لے بارشِ الہام یوں ہوتی ہے شاعر پر
الّم کو جوشِ مستی میں غزلخواں دیکھنے والے